سورة بني اسرائيل

آيات ٦ - ١٥

ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَاَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِيْرًا ﴿٦﴾ اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ
لِاَنْفُسِكُمْ ۣ وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا ؕ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِيَسُوْٓءٗا وُجُوْهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ
اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّلِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِيْرًا ﴿٧﴾ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ ۚ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ۘ وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ
لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا ﴿٨﴾ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ
اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا ۙ ﴿٩﴾ وَّاَنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٠﴾
وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَيْرِ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ﴿١١﴾ وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ
فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ الَّيْلِ وَجَعَلْنَآ اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَ
الْحِسَابَ ؕ وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا ﴿١٢﴾ وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ؕ وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ﴿١٣﴾ اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ؕ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ؕ ﴿١٤﴾ مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا
يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ؕ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى
نَبْعَثَ رَسُوْلًا ﴿١٥﴾

سُوْرَةُ بَنِیْ اِسْرَآئِیْل

آیات 111

مکیة

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا

سورت کا مرکزی مضمون: قرآنِ کریم پر ایمان کی دعوت۔ انسانیت کو اللہ کی طرف سے عطا کردہ رہنمائی اور ذمہ داری (دینِ حق اور اس کے تقاضے)۔ ہجرت، فتح مکہ، فتح بیت المقدس کی بشارت

آیات 1 تا 10

سفر معراج مسجد حرام تا مسجد اقصیٰ
بنی اسرائیل کے عروج وزوال کی مختصر تاریخ
بنی اسرائیل (اور مشرکین) کو اسلام کی دعوت

آیات 11 تا 22

بنی نوع انسان کے لیے عبرت ونصیحت
انسان کی کامیابی وہلاکت کے اصول

آیات 23 تا 39

اسلام کی معاشرتی ہدایات
اسلامی معاشرے اور اسلامی ریاست کے بنیادی اصول

آیات 40 تا 60

مشرکین مکہ کے ساتھ کشمکش
مشرکین کے عقائد کی تردید اور توحید، رسالت اور معاد پر ان کے اعتراضات کے جواب

آیات 61 تا 70

ابلیس کی انسان دشمنی
بنی آدم کی تکریم وفضیلت
نعمت پاکر انسان کے غرور واستکبار کی تمثیل

آیات 71 تا 77

رسول اللہ ﷺ کو سرزمین مکہ سے بے اثر اور بے دخل کرنے کے منصوبوں کی ناکامی کی بشارت
ہجرت کے باب میں سنت الٰہی کی وضاحت

آیات 78 تا 82

حصول صبر وثابت کے لیے نماز، قرآنِ کریم، تہجد اور تعلق باللہ کی ہدایات

آیات 83 تا 100

کفار کی طرف سے بعض معجزات کا مطالبہ اور ان کا جواب— قرآن جیسا کلام لانے کا چیلنج
ہدایت وضلالت کے باب میں سنت الٰہی

آیات 101 تا 104

حضرت موسیٰ اور ان کے نو معجزات- ان معجزات کے دیکھنے کے باوجود فرعون کی سرکشی اور اس کا انجام
قریشی قیادت کے رویے فرعون کی طرح ہیں

آیات 105 تا 111
اختتام سورۃ

قرآن یکسر حق ہے۔ قرآن پر ایمان لانے کی ہدایت
رسول کی ذمہ داری صرف انذار وتبشیر ہے
خالص عقیدۂ توحید اختیار کرنے کی ہدایت

ثُمَّ رَدَدۡنَا لَكُمُ الۡكَرَّةَ عَلَيۡهِمۡ وَ اَمۡدَدۡنٰكُمۡ بِاَمۡوَالٍ وَّ بَنِيۡنَ وَ جَعَلۡنٰكُمۡ اَكۡثَرَ نَفِيۡرًا ۞ اِنۡ اَحۡسَنۡتُمۡ اَحۡسَنۡتُمۡ لِاَنۡفُسِكُمۡ وَاِنۡ اَسَاۡتُمۡ فَلَهَا فَاِذَا جَآءَ وَعۡدُ الۡاٰخِرَةِ

ثُمَّ رَدَدۡنَا - پھر ہم نے لوٹا دیا

رَدَّ یَرُدُّ ، رَدًّا : واپس لوٹانا

لَكُمُ الۡكَرَّةَ عَلَيۡهِمۡ ۔ تمہارے لیے (تمہیں) غلبہ دے کر ان پر

كَرَّ یَكُرُّ ، كُرُوۡرًا : دوبارہ ہونا یا کرنا، پلٹنا، موڑ دینا
یہاں کرّہ سے مراد قوت و طاقت کا واپس آنا ہے

اردو میں: مکرر، تکرار، کرار، کرّ و فر

وَ اَمۡدَدۡنٰكُمۡ بِاَمۡوَالٍ وَّ بَنِيۡنَ - اور مدد دی ہم نے تم کو مال اور اولاد سے

اَمَدَّ یُمِدُّ ، اِمۡدَادٌ: مدد دینا (IV)

وَ جَعَلۡنٰكُمۡ اَكۡثَرَ نَفِيۡرًا ۔ اور کر دیا ہم نے تم کو تعداد میں بہت زیادہ

اَكۡثَرَ : كَثۡرَةٌ سے افعل التفضیل (بہت زیادہ)

نَفِيۡر : نَفَر سے (جمع؟) - بہت، کثیر تعداد

اِنۡ اَحۡسَنۡتُمۡ - اگر بھلائی کرتے ہو

اَحۡسَنَ یُحۡسِنُ ، اِحۡسَانٌ: احسان کرنا، نیکی کرنا، بھلائی کرنا (IV)

اَحۡسَنۡتُمۡ لِاَنۡفُسِكُمۡ - تو بھلائی کرتے ہو اپنی جانوں کے لیے

وَاِنۡ اَسَاۡتُمۡ فَلَهَا - اور اگر تم برائی کرتے ہو وہ تمہارے اپنے لیے۔

اَسَآءَ یُسِیۡٓءُ ، اِسَآءَةٌ : برائی کرنا (IV)

فَاِذَا جَآءَ وَعۡدُ الۡاٰخِرَةِ - پھر جب آیا دوسرے وعدے کا وقت (تو مسلط کر دیے ہم نے تم پر دوسرے دشمن)

جَآءَ یَجِیۡٓءُ ، مَجِیۡٓءٌ: آنا

لِيَسُوْٓءٗا وُجُوْهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ لِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِيْرًا ۝٧ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ ۚ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ۘ وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا ۝٨

لِيَسُوْٓءٗا وُجُوْهَكُمْ - تاکہ وہ بگاڑ دیں تمہارے چہرے | سَآءَ يَسُوْٓءُ ، سَوْءٌ : براکرنا،بگاڑنا | وُجُوْه : وَجْهٌ کی جمع(چہرے)

وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ - اور تاکہ داخل ہوجائیں مسجد (بیت المقدس) میں

كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ - جس طرح داخل ہوئے تھے اس میں پہلی بار

وَّ لِيُتَبِّرُوْا - تاکہ تباہ کردیں | لِ : لام تعلیل (تاکہ) | تَبَّرَ يُتَبِّرُ ، تَتْبِيْرٌ : تباہ کرنا (II)

مَا عَلَوْا تَتْبِيْرًا - (ہر وہ چیز) جس پر غلبہ پائیں بری طرح | عَلَا يَعْلُوْ ، عُلُوًّا : چڑھائی کرنا،غلبہ پانا | تَتْبِيْرًا : تباہ کرنا

عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ - شاید کہ تمہارا پروردگار تم پر رحم کرے | عَسٰی : امید ہے،قریب ہے،شاید کہ

وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا - اور اگر تم نے پھر وہی کیا جو پہلے کیا تھا تو ہم بھی وہی کریں گے (جو پہلے کیا تھا)

عَادَ يَعُوْدُ ، عَوْدًا: لوٹنا،دوبارہ کرنا

اردو میں: عود،معاد،عادت،عادی،اعادہ

وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ - اور بنایا ہے ہم نے جہنم کو

لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا - کافروں کے لیے قید خانہ | حَصِيْر : حَصْرٌ سے (صفت مشبہ)- روکنے والا(قید خانہ)

ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَاَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِيْرًا ۝٦ اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ ۣ وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا ۭ فَاِذَا جَاۗءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ
لِيَسُوْۗءٗا وُجُوْهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّلِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِيْرًا ۝٧ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ ۚ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ۘ وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا

اِس کے بعد ہم نے تمہیں اُن پر غلبے کا موقع دے دیا اور تمہیں مال اور اولاد سے مدد دی اور تمہاری تعداد پہلے سے بڑھا دی، دیکھو! تم نے بھلائی کی تو وہ تمہارے اپنے ہی لیے بھلائی تھی، اور برائی کی تو وہ تمہاری اپنی ذات کے لیے برائی ثابت ہوئی پھر جب دوسرے وعدے کا وقت آیا تو ہم نے دوسرے دشمنوں کو تم پر مسلط کیا تاکہ وہ تمہارے چہرے بگاڑ دیں اور مسجد (بیت المقدس) میں اُسی طرح گھس جائیں جس طرح پہلے دشمن گھسے تھے اور جس چیز پر ان کا ہاتھ پڑے اُسے تباہ کرکے رکھ دیں، ہو سکتا ہے کہ اب تمہارا رب تم پر رحم کرے، لیکن اگر تم نے پھر اپنی سابق روش کا اعادہ کیا تو ہم بھی پر اپنی سزا کا اعادہ کریں گے، اور کافر نعمت لوگوں کے لیے ہم نے جہنم کو قید خانہ بنا رکھا ہے

Then We granted you an upper hand against them, and strengthened you with wealth and children, and multiplied your numbers. Whenever you did good, it was to your own advantage; and whenever you committed evil, it was to your own disadvantage. So, when the time of the fulfilment of the second promise arrived, (We raised other enemies that would) disfigure your faces and enter the Temple (of Jerusalem) as they had entered the first time, and destroy whatever they could lay their hands on. Your Lord may well show Mercy to you, but if you revert to your evil behavior, We shall revert to chastising you. We have made Hell a prison for those who are thankless10 of Allah's bounties.

محمد اقبال

ثُمَّ رَدَدۡنَا لَكُمُ الۡكَرَّةَ عَلَيۡهِمۡ وَاَمۡدَدۡنٰكُمۡ بِاَمۡوَالٍ وَّبَنِيۡنَ وَجَعَلۡنٰكُمۡ اَكۡثَرَ نَفِيۡرًا ۝ اِنۡ اَحۡسَنۡتُمۡ اَحۡسَنۡتُمۡ لِاَنۡفُسِكُمۡ ۚ وَاِنۡ اَسَاۡتُمۡ فَلَهَا ؕ فَاِذَا جَآءَ وَعۡدُ الۡاٰخِرَةِ لِيَسُوۡٓءٗا وُجُوۡهَكُمۡ وَلِيَدۡخُلُوا الۡمَسۡجِدَ كَمَا دَخَلُوۡهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّلِيُتَبِّرُوۡا مَا عَلَوۡا تَتۡبِيۡرًا ۝

بنی اسرائیل کا دوسرا دورِ عروج

- 539 ق م میں ایران کے بادشاہ کیخورس (Cyrus) یا ذوالقرنین نے عراق (بابل) فتح کیا اور اس کے دوسرے ہی سال اس نے بنی اسرائیل کو اپنے وطن واپس جانے اور وہاں دوبارہ آباد ہونے کی عام اجازت دے دی
- بنی اسرائیل کے دوسرے دور عروج کا آغاز حضرت عزیرؑ کی اصلاحی کوششوں سے ہوا۔ آپؑ کو بنی اسرائیل کی نشاۃ ثانیہ (Renaissance) کے نقیب کی حیثیت حاصل ہے۔ آپ یروشلم (القدس) پہنچے تو لوگ آنا شروع ہو گئے اور شہر آباد ہو گیا، آپ نے گرایا گیا ہیکل سلیمانی دوبارہ تعمیر کیا، حضرت عزیرؑ نے توبہ کی منادی کے ذریعے ایک زبردست تجدیدی اور اصلاحی تحریک چلائی جس کے نتیجے میں ان کے نظریات اور اعمال و اخلاق کی اصلاح ہونا شروع ہوئی۔ حضرت عزیرؑ نے توراۃ کو بھی یادداشتوں کی مدد سے از سر نو مرتب کیا جو بُخْتُنَصَّر (Nebuchadnezzar II) کے حملے کے دوران گم ہو گئی تھی۔
- اس دوران یونانیوں نے یروشلم پر حملہ کیا اور فلسطین پر قبضہ کر لیا لیکن بنی اسرائیل اس جبر سے مغلوب نہ ہوئے اور ان کے اندر ایک زبردست تحریک اٹھی جو تاریخ میں " مکابی بغاوت - Maccabean Revolt " کے نام سے مشہور ہے۔ یہ حضرت عزیرؑ کی پھونکی ہوئی روح دینداری کا اثر تھا کہ انھوں نے بالآخر یونانیوں کو نکال کر اپنی ایک عظیم آزاد ریاست قائم کر لی جو " مکابی سلطنت " کہلاتی ہے
- بنی اسرائیل کے دوسرے دور عروج میں قائم ہونے والی یہ سلطنت 170 ق م سے لے کر 67 ق م تک پوری شان و شوکت کے ساتھ قائم رہی۔ مکابی سلطنت اپنے وقت کی معلوم دنیا کے تمام علاقوں پر محیط تھی۔ چنانچہ رقبے کے اعتبار سے یہ حضرت سلیمان کی سلطنت سے بھی وسیع تھی

وَقَضَيْنَآ اِلٰى بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ فِى الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِى الْاَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيْرًا ۝

بنی اسرائیل کا عروج وزوال (1900 ق م تا 600 ء)

فَاِذَا جَآءَ وَعۡدُ الۡاٰخِرَةِ لِيَسُوۡٓءٗا وُجُوۡهَكُمۡ وَلِيَدۡخُلُوا الۡمَسۡجِدَ كَمَا دَخَلُوۡهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ لِيُتَبِّرُوۡا مَا عَلَوۡا تَتۡبِيۡرًا ۝٧ عَسٰى رَبُّكُمۡ اَنۡ يَّرۡحَمَكُمۡ ۚ وَاِنۡ عُدۡتُّمۡ عُدۡنَا ۘ وَجَعَلۡنَا جَهَنَّمَ لِلۡكٰفِرِيۡنَ حَصِيۡرًا ۝٨

بنی اسرائیل کا دوسرا فساد اور زوال

- اس زمانہ عروج میں پھر سے ان کی نظریاتی واخلاقی حالت بگڑنے لگی۔ مشرکانہ عقائد سمیت بہت سی اخلاقی برائیاں پھر سے ان میں پیدا ہو گئیں ، مکابی تحریک جس اخلاقی ودینی روح کے ساتھ اٹھی تھی وہ بتدریج فنا ہوتی چلی گئی اور اس کی جگہ خالص دنیا پرستی اور بے روح ظاہر داری نے لے لی۔ آخر کار ان کے درمیان پھوٹ پڑ گئی اور انھوں نے خود رومی فاتح پومپئی (Pompeii) کو فلسطین آنے کی دعوت دی۔ چنانچہ پومپئی نے 63 ق م میں بیت المقدس پر قبضہ کرکے یہودیوں کی آزادی کا خاتمہ کردیا
- لیکن فلسطین پر ایک ہشیار یہودی رہنما "ہیرود - Herod" جو ہیرود اعظم کے نام سے مشہور ہوا، رومی سلطنت کی چاپلوسی اور خوشنودی کے باعث حکمران بننے میں کامیاب ہو گیا، اس زمانے میں یہودیوں کی دینی واخلاقی حالت گرتے گرتے زوال کی آخری حد کو پہنچ گئی تھی۔ ہیرود اعظم کے بعد اس کی ریاست اس کے تین بیٹوں کے درمیان تقسیم ہو گئی تو 4ء میں قیصر آگسٹس (Augustus) نے پوری ریاست اپنے گورنر کے ماتحت کردی
- یہی زمانہ تھا جب حضرت مسیح علیہ السلام بنی اسرائیل کی اصلاح کے لیے اٹھے تو یہودیوں کے تمام مذہبی پیشواؤں نے مل کر ان کی مخالفت کی اور انھیں واجب القتل قرار دے کر رومی گورنر پونٹس پیلاطس (Pontius Pilate) سے ان کو سزائے موت دلوانے کی کوشش کی اور اپنے خیال کے مطابق توان کو سولی پر چڑھوا ہی دیا۔
- کچھ ہی عرصے بعد یہودیوں اور رومیوں کے درمیان سخت کشمکش شروع ہو گئی اور 64ء تا 66ء کے دوران یہودیوں نے رومیوں کے خلاف کھلی بغاوت کردی، جو ان کے عروج ثانی کے خاتمے پر منتج ہوئی

فَاِذَا جَآءَ وَعۡدُ الۡاٰخِرَةِ لِيَسُوْٓءٗا وُجُوۡهَكُمۡ وَلِيَدۡخُلُوا الۡمَسۡجِدَ كَمَا دَخَلُوۡهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّلِيُتَبِّرُوۡا مَا عَلَوۡا تَتۡبِيۡرًا ۝٧ عَسٰى رَبُّكُمۡ اَنۡ يَّرۡحَمَكُمۡ ۚ وَاِنۡ عُدْتُّمۡ عُدۡنَا ۘ وَجَعَلۡنَا جَهَنَّمَ لِلۡكٰفِرِيۡنَ حَصِيۡرًا ۝٨

بنی اسرائیل کا دوسرا فساد اور دورِ زوال

- یہودیوں کی بغاوت کا قلع قمع کرنے کے لیے بالآخر رومی سلطنت نے ایک سخت فوجی کارروائی کی اور 70 ء میں ٹائٹس (Titus) نے بزورِ شمشیر یروشلم کو فتح کرلیا۔ ہیکل سلیمانی کو مکمل طور پر مسمار کر دیا (جواب تک دوبارہ تعمیر نہیں ہو سکا ہے)۔ جنرل ٹائیٹس کے حکم پر شہر میں قتل عام ہوا۔ ایک دن میں ایک لاکھ 33 ہزار یہودی قتل ہوئے، جبکہ 67 ہزار کو غلام بنالیا گیا۔ اس طرح رومیوں نے پورے شہر میں کوئی متنفس باقی نہ چھوڑا۔ اس کے ساتھ ہی ارض فلسطین سے بنی اسرائیل کا عمل دخل مکمل طور پر ختم ہو گیا۔
- بنی اسرائیل اس دفعہ فلسطین سے بے دخل ہوئے تو ان کی جلا وطنی اور انتشار (Diaspora) کا بھی آغاز ہوا جس سے وہ دنیا بھر میں اقلیت کی صورت میں ملکوں ملکوں پھرتے رہے اور یہ جلا وطنی اور انتشار (Diaspora) بیسویں صدی وسط تک ۲ ہزار برس جاری رہا (تاآنکہ یہودی برطانوی سرپرستی میں فلسطین میں اکٹھا ہونا شروع ہوئے اور بین الاقوامی طاقتوں کی مدد سے ایک ملک اسرائیل بنالیا)
- یہ اپنے وقت کی امتِ مسلمہ کی تاریخ کا ایک خلاصہ ہے جس کا ذکر ان آیات میں کیا گیا ہے (اس کو بہت مماثلت ہے موجودہ امتِ مسلمہ کی تاریخ سے)
- انہیں ایک بات اللہ نے واضح طور پر بتا دی کہ اگر تم نے پھر فساد برپا کیا تو اللہ تمہیں پھر سزا دے گا

فَاِذَا جَآءَ وَعۡدُ الۡاٰخِرَةِ لِيَسُوْٓءٗا وُجُوۡهَكُمۡ وَلِيَدۡخُلُوا الۡمَسۡجِدَ كَمَا دَخَلُوۡهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّلِيُتَبِّرُوۡا مَا عَلَوۡا تَتۡبِيۡرًا ۝٧ عَسٰى رَبُّكُمۡ اَنۡ يَّرۡحَمَكُمۡ ۚ وَاِنۡ عُدْتُّمۡ عُدۡنَا ۘ وَجَعَلۡنَا جَهَنَّمَ لِلۡكٰفِرِيۡنَ حَصِيۡرًا ۝٨

بنی اسرائیل کا دوسرا فساد اور دورِ زوال

- انھوں نے پھر فساد کیا، تو اللہ نے ان پر مسلمانوں کو مسلط کر دیا اور ان کو جزیرۃ العرب سے خارج۔۔ کر دیا
- اس کے بعد انھوں نے پوری دنیا میں فساد کیا تو اللہ نے ان پر اپنے اور بندوں کو مسلط کر دیا اور ہٹلر نے ان کی گوشمالی کی
- دور حاضر ہوں انھوں نے پھر فساد اور سرکشی شروع کر دی ہے اور ظلم کو انتہا تک پہنچا دیا ہے۔اسرائیل کی شکل میں منظم ہو کر انھوں نے پورے شرق اوسط کو مصائب میں مبتلا کر دیا ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ ان پر اللہ کسی ایسی قوم کو مسلط کر دے جو ان کو ان کی سرکشی کی پوری سزا دے تاکہ اللہ کا وعدہ پورا ہو اور اللہ کا وعدہ ہمیشہ پورا ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ قطعی ہے کہ اگر تم نے پھر ایسا کیا تو ہم۔۔ ایسا کریں گے۔ اور وہ وقت دور نہیں کہ بنی اسرائیل اپنے کیے کا مزہ چکھ لیں۔ ان شاء اللہ

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِیْ لِلَّتِیْ هِیَ اَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا ۙ ۹ وَّاَنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۱۰

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِیْ - بلاشبہ یہ قرآن راہ دکھاتا ہے

لِلَّتِیْ هِیَ اَقْوَمُ - ایسی جو سب سے سیدھی ہے

اَقْوَم : قِيَامٌ سے افعل التفضیل کا صیغہ (سب سے سیدھا)

وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ - اور بشارت دیتا ہے مومنوں کو

بَشَّرَ يُبَشِّرُ ، تَبْشِيْرًا : بشارت دینا، خوشخبری دینا (۱۱)

الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ - جو کرتے ہیں اچھے کام

اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا - کہ یقیناً ان کے لیے ہے بڑا اجر۔

وَّاَنَّ الَّذِيْنَ - اور یقیناً وہ لوگ

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ - جو نہیں ایمان رکھتے آخرت پر

اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا - تیار کر رکھا ہے ہم نے ان کے لیے دردناک عذاب

(ع د د) اَعْتَدَ يُعْتِدُ ، اِعْتَادٌ : تیار کرنا (۱۷)

اردو میں: عدد، تعداد، متعدد، عدت، عاد، استعداد، مستعد

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِىْ لِلَّتِىْ هِىَ اَقْوَمُ وَ يُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا
كَبِيْرًا ۙ ٩ وَّ اَنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ١٠

حقیقت یہ ہے کہ یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو بالکل سیدھی ہے جو لوگ اسے مان کر بھلے کام کرنے لگیں انہیں یہ بشارت دیتا ہے کہ ان کے لیے بڑا اجر ہے
اور جو لوگ آخرت کو نہ مانیں انہیں یہ خبر دیتا ہے کہ ان کے لیے ہم نے دردناک عذاب مہیا کر رکھا ہے

Verily this Qur'an guides to the Way that is the Straight most. To those who believe in it, and do righteous works, it gives the good news that a great reward awaits them, and warns those who do not believe in the Hereafter that We have prepared for them a grievous chastisement.

إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا كَبِيرًا ﴿٩﴾

قرآن مجید نوع انسان کے لیے عظیم ترین ہدایت

- گزشتہ آیات میں بنی اسرائیل، ان کی آسمانی کتاب توراۃ، ان کی طرف سے احکام الٰہی کی خلاف ورزی اور اس کے نتائج سے متعلق گفتگو تھی، اب بات کا رخ مسلمانوں کی آسمانی کتاب قرآن مجید کی طرف موڑ دیا گیا جو اس کتب آسمانی کی آخری کڑی ہے
- جس طرح بنی اسرائیل کی تاریخ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کے اسوہ حسنہ اور توراۃ کی تعلیم سے شروع ہوئی تھی اسی طرح امت مسلمہ کی تاریخ بھی نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ اور اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب یعنی قرآن کریم سے شروع ہو رہی ہے۔
- اب قیامت تک انسانوں کی بھلائی اور انسانی اقدار کی بقا اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا دارومدار انہی دونوں سرچشموں پر ہے
- یہ قرآن راہ راست دکھاتا ہے۔ یہ ہر قسم کی ہدایت کا سرچشمہ ہے اور ہر کسی کے لیے منبع ہدایت ہے۔ بغیر کسی حدود و قیود کے۔ انسانوں کی راہنمائی کے لیے جس ہدایت، جس نظام کی ضرورت ہے وہ اس میں موجود ہے۔ ہر دور اور ہر قسم کے معاشرے میں۔
- یہاں بنی اسرائیل، مشرکینِ مکہ اور تمام دنیا کو دعوت دی جا رہی ہے کہ اہل دنیا نے زندگی گزارنے کے لیے مختلف راستے تجویز کر رکھے ہیں اور مختلف پگڈنڈیاں بنا رکھی ہیں، لیکن انسانی تجربے نے ثابت کر دیا ہے کہ ان میں سے کوئی بھی صراط مستقیم نہیں، ان میں سے کوئی بھی ایسا راستہ نہیں جو اللہ تعالیٰ تک پہنچانے والا ہو، اس لیے اللہ تعالیٰ نے وہ کتاب اپنے آخری رسول پر اتاری ہے جو قیامت تک باقی رہے گی اور جس کی تازگی اور شادابی پر کبھی کہنگی طاری نہیں ہو گی، جس کی رہنمائی کبھی نارسائی کا شکار نہیں ہو گی، جو انسانیت کی پیاس بجھانے کے لیے کبھی کم مائیگی کا شکار نہیں ہو گی بلکہ وقت جیسے جیسے آگے بڑھتا جا رہا ہے اور نئے نئے مسائل پیدا ہوتے جا رہے ہیں، قرآن حکیم کی ضرورت بھی بڑھتی چلی جائے گی

إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا كَبِيرًا ﴿٩﴾

قرآن مجید عظیم ترین ہدایت

- قرآن کے پیش کردہ عقائد صاف تر اور مستقیم ہیں، روشن، واضح اور قابل ادراک ہیں، ہر قسم کے ابہام اور خرافات سے پاک ہیں۔ وہ عقائد کہ جو عمل کی دعوت دیتے ہیں انسانی صلاحیتوں کو مجتمع کرتے ہیں اور انسان کو عالم فطرت سے ہم آہنگ کرتے ہیں
- قرآن اس لحاظ سے بھی زیادہ صاف اور زیادہ مستقیم ہے کہ یہ کہ ظاہر و باطن، عقیدہ و عمل، فکر و نظر اور طرز حیات کے درمیان یکجہتی پیدا کرکے سب کو اللہ کی طرف دعوت دیتا ہے۔ یہ سماجی، اقتصادی، سیاسی نظام اور قوانین کے اعتبار سے بھی سب سے زیادہ سیدھی راہ دکھانے والا ہے، یہ قرآن عبادت میں بھی افراط و تفریط سے بچاتا ہے، اخلاقی نظام بھی ہر طرح کے افراط و تفریط سے محفوظ رکھتا ہے۔ حرص و طمع سے بھی بچاتا ہے، اسراف اور فضول خرچی سے بھی نجات دلاتا ہے، بخل اور کنجوسی سے محفوظ رکھتا ہے، حسد سے بھی روکتا ہے، یہ قرآن اپنے پیش کردہ نظام حکومت کے لحاظ سے بھی مستقیم کہ یہ عدل وانصاف پر مبنی ہے اور ظلم اور ظالموں کی سرکوبی کرتا ہے
- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتَنٌ قُلْتُ : فَمَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ؟ قَالَ : كِتَابُ اللَّهِ ، فِيهِ نَبَأُ مَا قَبْلَكُمْ ، وَخَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ ، وَحُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ ، هُوَ الْفَصْلُ ، لَيْسَ بِالْهَزْلِ ، مَنْ تَرَكَهُ مِنْ [ص: 10] جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللَّهُ ، وَمَنِ ابْتَغَى الْهُدَى فِي غَيْرِهِ أَضَلَّهُ اللَّهُ ، وَهُوَ حَبْلُ اللَّهِ الْمَتِينُ ، وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيمُ ، وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ ، وَهُوَ الَّذِي لَا تَزِيغُ بِهِ الْأَهْوَاءُ ، وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْأَلْسُنُ ، وَلَا تَنْقَضِي عَجَائِبُهُ ، وَهُوَ الَّذِي لَمْ يَنْتَهِ الْجِنُّ إِذْ سَمِعَتْهُ أَنْ قَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا، وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ ، مَنْ قَالَ بِهِ صَدَقَ ، وَمَنْ عَمِلَ بِهِ أُجِرَ ، وَمَنْ حَكَمَ بِهِ عَدَلَ ، وَمَنْ دَعَا إِلَيْهِ هُدِيَ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، مسند أحمد، سنن الدارمي، مسند البزار)

إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا كَبِيرًا ﴿٩﴾

قرآن مجید عظیم ترین ہدایت

○ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا "عنقریب فتنے نمودار ہوں گے"، میں نے عرض کیا: ان سے نکلنے کا راستہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "کتاب اللہ (یعنی ان سے بچنے کا ذریعہ قرآن ہے)، اللہ کی کتاب میں تم سے پہلے (گزرے) لوگوں کی خبر ہے، اور ان کی خبر ہے جو تمہارے بعد (دنیا میں) آئیں گے، اور وہ تمہارے درمیان حکم ہے (یعنی جو تمہارے درمیان اختلافات ہوں ان کے لئے حکم ہے)، وہ دوٹوک ہے، ہنسی ٹھٹھا نہیں ہے، جس نے اس کو حقیر سمجھ کر پسِ پشت ڈالا اللہ تعالیٰ اس کے ٹکڑے کر ڈالے گا، اور جس نے اس کے غیر میں ہدایت ڈھونڈی اللہ تعالیٰ اس کو گمراہ کر دے گا، اور وہ اللہ تعالیٰ کی مضبوط رسی ہے، اور حکمت و دانائی والا ذکر ہے، اور سیدھی راہ ہے، وہ ایسی کتاب ہے جس کو انسانی چاہتیں (اھواء) ٹیڑھا نہیں کر سکتی ہیں، اور اس میں زبانیں نہیں مل سکتی ہیں، اور علماء اس سے سیراب ہو کر اکتاتے نہیں ہیں، اور بار بار پڑھنے سے یہ پرانا نہیں ہوتا، اور اس کے عجائب ختم نہیں ہوتے، اور یہ ایسی کتاب ہے کہ جب جنات نے اسے سنا تو یہ کہے بغیر نہ رہ سکے کہ "ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے۔" [الجن 1/72]، جس نے اس کے مطابق کہا تو سچ کہا، اور اس کے مطابق فیصلہ کیا تو انصاف کیا، اس کے مطابق عمل کیا تو اسے اجر دیا گیا، اور جس نے اس کی طرف بلایا وہ صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت سے نوازا گیا" (الترمذی، مسند احمد، سنن الدارمی، مسند البزار)

وَيَدۡعُ الۡاِنۡسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالۡخَيۡرِ ؕ وَكَانَ الۡاِنۡسَانُ عَجُوۡلًا ۝١١ وَجَعَلۡنَا الَّيۡلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيۡنِ فَمَحَوۡنَاۤ اٰيَةَ الَّيۡلِ وَجَعَلۡنَاۤ اٰيَةَ النَّهَارِ مُبۡصِرَةً

وَيَدۡعُ الۡاِنۡسَانُ بِالشَّرِّ - اور دعا مانگتا ہے انسان شر کی

دَعَا يَدْعُوْ ، دَعْوَةٌ و دُعَآءٌ : بلانا، پکارنا، دعا کرنا

دُعَآءَهٗ بِالۡخَيۡرِ - (جیسے) اس کی دعا (ہونی چاہیے) خیر کی

وَكَانَ الۡاِنۡسَانُ عَجُوۡلًا - اور ہے انسان، بڑا ہی جلد باز

عَجُوْلًا : عَجَلٌ سے مبالغہ کا صیغہ (بہت جلد باز)

اردو میں : عُجلت، تعجیل، معجّل (مہر معجّل)

وَجَعَلۡنَا الَّيۡلَ وَالنَّهَارَ - اور بنایا ہے ہم نے رات اور دن کو

اٰيَتَيۡنِ - دو نشانیاں

أٰيَتَيْنِ : اٰيَةٌ کا تثنیہ (دو نشانیاں)

فَمَحَوۡنَاۤ اٰيَةَ الَّيۡلِ - پھر بے نور بنایا ہم نے رات کی نشانی کو

مَحَا يَمْحُوْ ، مَحْوًا : مٹانا، غائب کرنا، بے نور بنانا، تاریک بنانا

اردو میں : محو (زائل)، محو ہونا، محو کرنا

وَجَعَلۡنَاۤ اٰيَةَ النَّهَارِ - اور بنایا دن کی نشانی کو

مُبۡصِرَةً - روشن

أَبْصَرَ يُبْصِرُ ، إِبْصَارًا : دکھانا (١٧)

مُبْصِرَة اسم فاعل (واحد مؤنث) - دکھانے والی، روشن

لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ؕ وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا ﴿۱۲﴾

لِّتَبْتَغُوْا - تاکہ تلاش کرو تم

(ب غ ي)

اِبْتَغٰى يَبْتَغِيْ ، اِبْتِغَاءٌ : تلاش کرنا (IV)
اپنی ضروریات کو حاصل کرنے کے لیے بہت زیادہ کوشش و تلاش کرنا

فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ - فضل اپنے رب کا

وَلِتَعْلَمُوْا - اور تاکہ جان لو تم گنت

عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ - گنتی ماہ و سال کی اور حساب بھی

عَدَدَ : گنتی، شمار، تعداد

اَلسِّنِيْنَ : سَنَةٌ کی جمع (سال)

وَكُلَّ شَيْءٍ - اور ہر چیز کو

فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا - بیان کیا ہے ہم نے پوری تفصیل سے

فَصَّلَ يُفَصِّلُ ، تَفْصِيْلًا تفصیل سے بیان کرنا (II)

فَصل : ایک کثیر المعانی لفظ [قرآن میں ان 4 معانی میں۔ (۱) تفصیل سے بیان کرنا، (۲) جدا ہونا، (۳) بچے کا دودھ چھڑانا، (۴) کنبہ/خاندان]

اردو میں: فصل (کتاب کے الگ الگ باب)، فصیل (دیوار، الگ کرنی والی)، مفاصل (انسان کے جوڑ) ، فیصلہ، فاصلہ، فاصل، تفصیل، مفصّل
فصل (بمعنی موسم)، سال کے تمام موسموں کا الگ الگ ذکر کیا جائے تو ہر ایک موسم ایک فصل (فصل ربیع، فصل خریف......)
چونکہ غلے کی بوائی اور کٹائی کا تعلق بھی موسموں سے ہوتا ہے اس لیے غلے یا اناج کی پیداوار کو بھی فصل کہا جاتا ہے

وَيَدۡعُ الۡاِنۡسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالۡخَيۡرِ ؕ وَكَانَ الۡاِنۡسَانُ عَجُوۡلًا ﴿١١﴾ وَجَعَلۡنَا الَّيۡلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيۡنِ فَمَحَوۡنَاۤ اٰيَةَ الَّيۡلِ وَجَعَلۡنَاۤ اٰيَةَ
النَّهَارِ مُبۡصِرَةً لِّتَبۡتَغُوۡا فَضۡلًا مِّنۡ رَّبِّكُمۡ وَلِتَعۡلَمُوۡا عَدَدَ السِّنِيۡنَ وَالۡحِسَابَ ؕ وَكُلَّ شَىۡءٍ فَصَّلۡنٰهُ تَفۡصِيۡلًا ﴿١٢﴾

انسان شر اُس طرح مانگتا ہے جس طرح خیر مانگنی چاہیے انسان بڑا ہی جلد باز واقع ہوا ہے
دیکھو، ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنایا ہے رات کی نشانی کو ہم نے بے نور بنایا، اور دن کی
نشانی کو روشن کر دیا تاکہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کر سکو اور ماہ و سال کا حساب معلوم کر سکو اور
ہم نے ہر چیز کو پوری تفصیل سے واضح کر دیا ہے

Man prays for evil in the manner he ought to pray for good. Man is ever hasty.
We have made night and day as two signs. We made the sign of the night devoid of light, and made the sign of the day radiant that you may seek the bounty of your Lord and know the computation of years and numbers. Thus We have expounded everything in detail to keep everything distinct from the other.

محمد اقبال

وَيَدۡعُ الۡاِنۡسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالۡخَيۡرِ‌ؕ وَكَانَ الۡاِنۡسَانُ عَجُوۡلًا ۝۱۱ وَجَعَلۡنَا الَّيۡلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيۡنِ فَمَحَوۡنَاۤ اٰيَةَ الَّيۡلِ وَجَعَلۡنَاۤ اٰيَةَ النَّهَارِ مُبۡصِرَةً لِّتَبۡتَغُوۡا فَضۡلًا مِّنۡ رَّبِّكُمۡ وَلِتَعۡلَمُوۡا
عَدَدَ السِّنِيۡنَ وَالۡحِسَابَ‌ؕ وَكُلَّ شَىۡءٍ فَصَّلۡنٰهُ تَفۡصِيۡلًا ۝۱۲

مخالفین قرآن کا طرز عمل

- روئے سخن قرآن کریم کے مخالفین کی طرف، جو آپ ﷺ کی دعوت پر سنجیدگی سے غور کرنے کے بجائے اپنے خبث باطن کے اظہار یا آپ ﷺ کو زچ کرنے کے لیے بار بار عذاب کا مطالبہ کرتے۔

- یہ مطالبہ چونکہ نہایت احمقانہ اور خود ان کے حق میں نہایت مہلک تھا اس وجہ سے بات ان سے منہ پھیر کر تاسف کے انداز میں کی گئی ہے کہ کہ ان کا عجیب حال ہے کہ جس سرگرمی کے ساتھ ان کو خیر کا طالب ہونا چاہیے اس سرگرمی کے ساتھ وہ اپنے لیے آفت اور تباہی کا مطالبہ کرتے ہیں، تمہیں کچھ اندازہ بھی ہے خدا کا عذاب جب کسی قوم پر آتا ہے تو اس کی کیا گت بنتی ہے؟

- یہاں ایک لطیف تنبیہ مسلمانوں کے لیے بھی تھی جو کفار کے ظلم و ستم اور ان کی ہٹ دھرمیوں سے تنگ آکر کبھی کبھی ان کے حق میں نزول عذاب کی دعا کرنے لگتے تھے، حالانکہ ابھی انہی کفار میں بہت سے وہ لوگ موجود تھے جو آگے چل کر ایمان لانے والے اور دنیا بھر میں اسلام کا جھنڈا بلند کرنے والے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان بڑا بے صبر واقع ہوا ہے۔، ہر وہ چیز مانگ بیٹھتا ہے جس کی بروقت ضرورت محسوس ہوتی ہے، حالانکہ بعد میں اسے خود تجربہ سے معلوم ہو جاتا ہے کہ اگر اس وقت اس کی دعا قبول کر لی جاتی تو وہ اس کے حق میں خیر نہ ہوتی۔

- دن اور رات، اللہ کی دو نشانیاں۔ اس دنیا کا تو سارا کارخانہ ہی اختلاف، امتیاز اور تنوع کی بدولت چل رہا ہے۔ عالم طبیعیات میں فرق و اختلاف اور امتیاز کے ساتھ بیشمار مصلحتیں وابستہ ہیں (جن میں سے کچھ ذکر یہاں ہوا)، اسی طرح انسانی مزاجوں اور خیالات اور رجحانات میں بھی جو فرق و امتیاز پایا جاتا ہے وہ بڑی مصلحتوں کا حامل ہے

وَكُلَّ اِنۡسَانٍ اَلۡزَمۡنٰهُ طٰٓٮِٕرَهٗ فِىۡ عُنُقِهٖ ‌ؕ وَنُخۡرِجُ لَهٗ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلۡقٰٮهُ مَنۡشُوۡرًا‏ ﴿۱۳﴾ اِقۡرَاۡ كِتٰبَكَ ؕ كَفٰى بِنَفۡسِكَ الۡيَوۡمَ عَلَيۡكَ حَسِيۡبًا ؕ‏ ﴿۱۴﴾

وَكُلَّ اِنۡسَانٍ اَلۡزَمۡنٰهُ - اور ہر انسان کو لگا (چپکا) دی ہے اس سے

اَلْزَمَ يُلْزِمُ ، اِلْزَامًا : لازم کرنا، لگا دینا (۱۷)

طٰٓٮِٕرَهٗ فِىۡ عُنُقِهٖ - اُس کی شامتِ عمل اس کے گلے میں

طٰٓٮِٕر (طائر) : طَيْر جمع (پرندہ)

عُنُق: گردن

قدیم عرب پرندوں سے شگون لیتے تھے اور بعض کو منحوس سمجھتے تھے، یہاں سے اس لفظ میں شُوم (نحوست کے معنی)۔شامت اعمال، قسمت، نصیب

وَنُخۡرِجُ لَهٗ - اور نکالیں گے ہم اس کے لیے

يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ كِتٰبًا - قیامت کے روز ایک کتاب

يَّلۡقٰٮهُ مَنۡشُوۡرًا - وہ پائے گا اس کو کھلا ہوا

لَقِيَ يَلْقٰى ، لِقَآءٌ : سامنا ہونا، ملنا، پانا

مَنْشُوْر : کھلا ہوا۔(مفعول)

نَشَرَ : پھیلانا، کھولنا، بکھیرنا

اِقۡرَاۡ كِتٰبَكَ - (اس سے کہا جائے گا) پڑھ اپنی کتاب

كَفٰى بِنَفۡسِكَ الۡيَوۡمَ - کافی ہے تو خود ہی آج

كَفٰى يَكْفِىْ ، كِفَايَةٌ : کافی ہونا

عَلَيۡكَ حَسِيۡبًا - اپنا حساب لگانے کے لیے

حَسِيْب : حِسَابٌ سے صفت مشبہ (خوب حساب لینے/محاسبہ کرنے والا)

مَنِ اهۡتَدٰی فَاِنَّمَا یَہۡتَدِیۡ لِنَفۡسِہٖ ۚ وَ مَنۡ ضَلَّ فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیۡہَا ؕ وَ لَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزۡرَ اُخۡرٰی ؕ وَ مَا کُنَّا مُعَذِّبِیۡنَ حَتّٰی نَبۡعَثَ رَسُوۡلًا ﴿۱۵﴾

مَنِ اهۡتَدٰی - جس نے اختیار کی راہ راست

اِهْتَدٰى يَهْتَدِيْ ، اِهْتِدَآءٌ: ہدایت پانا (۱۷)

فَاِنَّمَا یَہۡتَدِیۡ لِنَفۡسِہٖ -تو در حقیقت راہ راست اختیار کرتا ہے وہ اپنے (فائدے کے) لیے

وَ مَنۡ ضَلَّ - اور جو گمراہ ہوا

فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیۡہَا - تو حقیقت میں ہے اس کی گمراہی (کا وبال) اسی پر

وَ لَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ - اور نہ اٹھائے گی کوئی اٹھانے والی (جان)

وَزَرَ يَزِرُ ، وَزْرًا- بوجھ اٹھا

وِزْر - بوجھ، بارِ گراں، (گناہ کے معنی میں بھی)

اردو میں : وزیر (بوجھ اٹھانے والا- مددگار)، وزراء، اوزار

وِّزۡرَ اُخۡرٰی - کسی دوسری کا بوجھ

اُخْرٰی: آخَرْ اور آخِرْ کی مؤنث (دوسری، پچھلی)

وَ مَا کُنَّا مُعَذِّبِیۡنَ - اور نہیں ہیں ہم عذاب دینے والے (کسی کو)

مُعَذِّب :عذاب دینے والا

حَتّٰی نَبۡعَثَ رَسُوۡلًا - جب تک کہ (نہ) بھیج دیں ہم کوئی پیغمبر۔

وَ كُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِیْ عُنُقِهٖ ؕ وَ نُخْرِجُ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ كِتٰبًا یَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ﴿۱۳﴾ اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ؕ كَفٰی بِنَفْسِكَ الْیَوْمَ عَلَیْكَ حَسِیْبًا ؕ﴿۱۴﴾
مَنِ اهْتَدٰی فَاِنَّمَا یَهْتَدِیْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیْهَا ؕ وَ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی ؕ وَ مَا كُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا ﴿۱۵﴾

ہر انسان کا شگون ہم نے اُس کے اپنے گلے میں لٹکا رکھا ہے، اور قیامت کے روز ہم ایک نوشتہ اُس کے لیے نکالیں گے جسے وہ کھلی کتاب کی طرح پائے گا، پڑھ اپنا نامہ اعمال، آج اپنا حساب لگانے کے لیے تو خود ہی کافی ہے

جو کوئی راہ راست اختیار کرے اس کی راست روی اس کے اپنے ہی لیے مفید ہے، اور جو گمراہ ہو اس کی گمراہی کا وبال اُسی پر ہے کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا اور ہم عذاب دینے والے نہیں ہیں جب تک کہ (لوگوں کو حق و باطل کا فرق سمجھانے کے لیے) ایک پیغام بر نہ بھیج دیں

We have fastened every man's omen to his neck. On the Day of Resurrection, We shall produce for him his scroll in the shape of a wide-open book, (saying):
"Read your scroll; this Day you suffice to take account of yourself."

He who follows the Right Way shall do so to his own advantage; and he who strays shall incur his own loss. No one shall bear another's burden. And never do We punish any people until We send a Messenger (to make the Truth distinct from falsehood).

محمد اقبال

وَكُلَّ اِنۡسَانٍ اَلۡزَمۡنٰهُ طٰۤـئِرَهٗ فِىۡ عُنُقِهٖ‌ ؕ وَنُخۡرِجُ لَهٗ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلۡقٰهُ مَنۡشُوۡرًا ۝۱۳

انسانوں کی فلاح و خسران کا مدار حسن کردار پر ہے

- قدیم زمانے سے ہی انسان پرندوں کو اڑانے یا ستاروں کی گردش سے یا طرح طرح کے فال سے اپنی قسمت کا حال معلوم کرتے تھے، آج کے زمانے میں جو لوگ ان باتوں پر یقین نہیں رکھتے وہ اپنی قسمت کے معاملہ کو کسی نہ کسی پر اسرار سبب کے ساتھ وابستہ کرتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ کوئی نہ کوئی خارجی عامل ہے جو اس سلسلے میں اصل موثر حیثیت رکھتا ہے۔
- یہاں یہ بتایا گیا ہے کہ تمہاری قسمت نہ چڑیوں اور ستاروں کے ساتھ وابستہ ہے اور نہ کسی دوسری خارجی چیز سے اس کا تعلق ہے۔ ہر انسان کی نیک بختی و بد بختی، اور اس کے انجام کی بھلائی اور برائی کے اسباب خود اس کی اپنی ذات ہی میں موجود ہیں۔ اپنے اوصاف، اپنی سیرت و کردار، اور اپنی قوتِ تمیز اور قوتِ فیصلہ و انتخاب کے استعمال سے وہ خود ہی اپنے آپ کو سعادت کا مستحق بھی بناتا ہے اور شقاوت کا مستحق بھی
- یہی اعمال ہیں جن سے انسان کی دنیا بنتی ہے۔ اسی سے انسان عزت کے راستے پر چلتا ہے اور اسی کے نتیجے میں ذلت مقدر ہوتی ہے۔ اپنی ہی بداعمالیاں ہیں جو بعض دفعہ مصیبتوں کا باعث بنتی ہیں اور جب آدمی اللہ تعالیٰ کے سامنے شکایت کرتا ہے تو ادھر سے آواز آتی ہے۔ جب میں کہتا ہوں کہ یا اللہ میرا حال دیکھ حکم ہوتا ہے کہ اپنا نامہ اعمال دیکھ
- متعدد احادیث میں آیا ہے کہ رزق میں تنگی، بارشوں کا وقت پر نہ ہونا، وباؤں کا پھوٹ پڑنا، حادثاتی موتوں کا بڑھ جانا، باہمی تعلقات کا بگڑ جانا، ملکی حالات کا غیر مستحکم ہو جانا، دشمن کا حملہ کر دینا اور ظالم حکمرانوں کا مسلط ہو جانا وغیرہ یہ سب انسانوں کی بداعمالیوں کے پھل ہیں۔ لیکن جب آدمی اپنے اعمال کی اصلاح کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ حالات کو بھی اس کے موافق بنا دیتا ہے

اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ؕ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ؕ﴿۱۴﴾ مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِىْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ؕ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ﴿۱۵﴾

روز قیامت انسان کے اعمال کے محاسبہ کے لئے، دلیل اور گواہ کی ضرورت نہیں ہو گی

- دنیا میں بھی اسی نامہ اعمال کو دیکھنے کی ہدایت ہوتی ہے کہ تم اپنی بدحالی کی شکایت کرنے کی بجائے اپنے اعمال کی اصلاح کی فکر کرو۔ اسی کے نتیجے میں تمہاری دنیا کے احوال بدلیں گے۔
- اسی طرح قیامت کے دن بھی انسان جب اپنے انجام کی فکر میں ہوگا تو اس کا نامہ اعمال ہی اس کے ہاتھوں میں دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ اسے پڑھ کے دیکھو۔ اسے پڑھنے کے بعد تم خود اپنا حساب کرنے کے لیے کافی ہو۔ تمہاری زندگی کی کتاب کا ایک ایک ورق اس قدر تفصیل سے تمہارے سامنے موجود ہے کہ تم خود ہی اپنا حساب کر سکتے ہو۔ تمہارا سارا debit/credit تمہارے سامنے ہے۔ تم خود اندازہ کر سکتے ہو کہ تمہارا یہ نامہ اعمال تمہیں جنت کا راستہ دکھاتا ہے یا جہنم کا۔

اتمام حجت کے لیے رسول کی بعثت : (وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا)

- جو ہدایت کی راہ اختیار کرے گا اپنے ہی نفع کے لیے کرے گا اور جو گمراہی کی راہ چلے گا اس کا انجام خود ہی بھگتے گا۔ کوئی دوسری جان کسی دوسرے کا بوجھ اٹھانے والی نہیں بنے گی
- اللہ تعالیٰ کی سنت کا بیان کہ وہ کسی بھی قوم پر عذاب استیصال اس وقت تک نہیں بھیجا گیا جب تک کہ اس قوم کی ہدایت کے لیے اور حق و باطل کا فرق واضح کردینے کے لیے کوئی رسول مبعوث نہیں کر دیا گیا۔ یہی مضمون سورۃ النساء آیت ۱۶۵ میں اس طرح بیان ہوا ہے : (رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ) اس نے بھیجے) رسول خوشخبری دینے والے اور خبردار کرنے والے تاکہ نہ رہے لوگوں کے لیے اللہ کے مقابلے میں کوئی حجت رسولوں کے بعد۔

سُوْرَةُ بَنِیْ اِسْرَآئِیْل

آیات 6 تا 15

- بنی اسرائیل کے عروج وزوال کی مختصر تاریخ
- تاریخی تبدیلیاں (امتوں کی فتح وشکست) اللہ تعالیٰ کے ارادہ کے تحت ہیں
- اقتصادی وافرادی قوت کا بڑھنا اور ان میں توازن امتوں کے مقدر میں اہم کردار ادا کرتا ہے (وَاَمْدَدْنٰکُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ)
- انسان کے اچھے ہونے یا برے عمل کی بازگشت صرف اسی کی طرف ہونا۔ اللہ تعالیٰ کی غیر متبدل سنتوں میں سے
- زمین میں فساد پھیلانا، اللہ کی شدید ناراضی اور سخت عقوبت کا باعث
- اللہ تعالیٰ کی طرف سے بنی اسرائیل کو فتنہ وفساد کی طرف پلٹنے کی صورت میں دوبارہ عذاب کی دھمکی۔
- قرآن مجید بنی نوع انسان کے لیے عظیم ترین ہدایت، اور کامل ترین کتاب
- انسان کے اندر خیر کی طلب حقیقی، جبکہ بدی کی چاہت غیر حقیقی ہے۔ جلد بازی کی خصلت انسان کی طبیعت میں
- ہر انسان کا اعمال نامہ اس کی گردن سے باندھا ہوا ہے۔ انسان کی سعادت وشقاوت، اس کے اعمال کا نتیجہ
- انسان کا حساب روز قیامت اس کے نامہ اعمال میں واضح اور روشن ہوگا جسے وہ خود دیکھ اور پڑھ سکے گا

اضافی مواد

Reference Material